مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
اصحٰب الکہف والرقیم کانوا من ایٰتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش : سید محمد شبر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ———— مہیج الاحزان

نام مؤلف ———— آقائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ———— مولانا سید ظلِ حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ———— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ———— ۱۰۰۰

کتابت ———— حضرت کبلیانوالہ

مطبع ————

ہدیہ ————

ناشر ————

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

شیخ مفیدؒ روایت کرتے ہیں کہ فرزدق نامی شاعر نے کہا کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ سنہ ۶۰ھ میں حج کے لیے جا رہا تھا کہ داخل حرم ہوا تو دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام اپنے اہلبیت و انصار کے ساتھ مکہ سے باہر جا رہے ہیں۔ میں آپ کے نزدیک گیا اور سلام کے بعد میں نے عرض کیا۔ بابی انت وامی یا ابن رسول اللہ ما اعجلک عن الحج۔ میرے باپ و ماں آپ پر قربان ہوں کیا وجہ ہے کہ آپ نے مکہ سے نکلنا پسند کیا اور حج بجالانے کے لیے قیام نہیں فرمایا۔ اس تعجیل کی کیا وجہ ہے۔ کہ آپ بغیر حج جا رہے ہیں۔ امام حسینؑ نے فرمایا لَو لَم اَعجَلِ لَاُخِذتُ۔ اگر میں مکہ سے نکلنے میں تعجیل نہ کرتا تو بنوامیہ کے آدمی مجھے گرفتار کر لیتے پھر امام عالیمقام نے دریافت فرمایا کہ تم کون ہو اپنا تعارف کراؤ۔ اس نے کہا کہ میں ایک عرب ہوں اس سے زیادہ میرا نام و نشان دریافت نہ کیجئے۔ امام حسینؑ نے فرمایا کہ اچھا یہ بتلاؤ کہ اہل عراق کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے میں نے عرض کیا کہ آپ نے ایک مرد عاقل و دانا سے یہ سوال کیا ہے تو عرض کرتا ہوں کہ لوگوں کے دل تو آپ کے ساتھ ہیں مگر ان کی تلواریں بنی اُمیہ کی حمایت کے لیے ہیں اور جو کچھ قضاء الٰہی ہے وہ ہو کے رہے گی۔ امام عالیمقام نے فرمایا کہ تم درست کہتے ہو وہ کہتا ہے کہ پھر میں نے امام علیہ السلام سے کچھ مسائل دریافت کئے امامؑ نے جوابات دیئے۔ اس کے بعد وہ روانہ ہو گئے۔

اُدھر مدینہ میں جب عبداللہ بن جعفر کو امام حسین علیہ السلام کے مکہ سے عراق جانے کی خبر ملی۔ تو آپ نے ایک خط کے ساتھ اپنے دونوں فرزندوں عون اور محمد کو مدینہ سے مکہ روانہ کیا کہ خط امام حسینؑ کو پہنچائیں آپ نے اپنے خط میں یہ تحریر کیا تھا کہ آپ کوفہ نہ جائیں اور مکہ چھوڑنے میں تعجیل نہ فرمائیں کیونکہ میں حاضر خدمت

ہونے والا ہوں۔ اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار عمرو بن سعید بن ابی العاص کے پاس گئے کیونکہ وہ اس وقت حاکم مدینہ تھا اور مکہ بھی اس کے کہا کردہ زیر حکومت تھا اور کہا کہ وہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو ایک امان نامہ تحریر کر دے جو احسان و نیکی پر مبنی ہو۔ اس نے نامہ لکھ کر عبداللہ کو دیا مگر اس بدبخت نے ان کے رخصت ہونے کے بعد کچھ اپنے آدمی اپنے بھائی یحییٰ بن سعید کے ساتھ مکہ کہ وہ امام حسینؑ کو مکہ سے باہر جانے سے روکیں (اس کا مطلب یہ تھا کہ یزیدی آدمی جو حج کے لیے مکہ وارد ہو چکے تھے وہ امام حسینؑ کو قتل کرنے میں کامیاب ہو سکیں) حضرت امام حسینؑ ابھی مکہ سے نکل ہی رہے تھے کہ عبداللہ بن جعفر طیار اور یحییٰ بن سعید بن ابی العاص مکہ پہنچ گئے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر نے عرض کیا کہ آپ کوفہ تشریف نہ لے جائیں۔ ارادہ سفر عراق ترک کر دیں۔ بعدہ آپ نے وہ امان نامہ بھی امام حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ مگر امام عالیمقام نے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار رسولؐ خدا نے مجھے خواب میں اس سفر کا حکم دیا ہے۔ پس میں اس سفر کو ترک نہیں کروں گا۔ جناب ابن جعفر نے عرض کیا وہ کیا خواب ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ خواب کسی سے بیان نہیں کیا ہے اور نہ اس خواب کو بیان کروں گا۔ جب کہ عبداللہ مایوس ہو گئے۔ تو آپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ رہنے اور نصرت کرنے کا حکم دیا۔ لیکن اس وقت یحییٰ بن سعید کے آدمی امام حسین علیہ السلام کی راہ میں رکاوٹ بنے مگر انصار و برادران امام حسینؑ نے ان کو منتشر کر دیا اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ امام حسین علیہ السلام کو مکہ سے باہر نہ جانے دے۔ امام حسینؑ کا یہ مختصر قافلہ بطرف عراق روانہ ہو گیا۔ اور یحییٰ بن سعید مکہ چلا گیا۔ اور ادھر امام حسین مکہ سے نکل کر منزل تنعیم پر پہنچے اور قیام فرمایا۔ وہاں سے کوچ کر کے ذات عرق پر